دینی مدارس میں
سنت زندگی اپنانے
کی عملی مشق کی
ضرورت
تحریر
مولانا محبّ اللہ قریشی صاحب
فاضل: جامعہ خیرالمدارس شیخ ماندہ ضلع کوئٹہ

مَنْ يُطِعِ الرَّسُوْلَ فَقَدْ اَطَاعَ اللّٰہَ: **ترجمه**: جس نے رسول کی اطاعت کی، تحقیق اس نے اللہ تعالیٰ کی اطاعت کی۔

مَنْ اَحْیَا سُنَّتِیْ فَقَدْ اَحَبَّنِیْ وَمَنْ اَحَبَّنِیْ کَانَ مَعِیَ فِی الْجَنَّۃِ: **ترجمه**: جس نے میری سنت کو زندہ کیا اُس نے مجھ سے محبت کی اور جس نے مجھ سے محبت کی وہ جنت میں میرے ساتھ ہوگا۔

دینی مدارس میں سنت زندگی اپنانے کی عملی مشق کی ضرورت

..... تحریر .....

مولانا محبّ اللّٰہ قریشی صاحب

فاضل: جامعہ خیرالمدارس شیخ ماندہ ضلع کوئٹہ

دینی مدارس کے اساتذۂ کرام کے نام ایک درد بھرا پیغام

السّلام علیکم ورحمۃ اللّٰہ وبرکاتہ!

میرے محترم اساتذۂ کرام!

آج ایک اہم بات کی طرف آپ حضرات کی توجہ دلانا چاہتا ہوں، اور اُمید رکھتا ہوں کہ آپ حضرات اس بات میں میری تائید فرما کر اس پر عمل کرنے کی کوشش فرمائیں گے۔

محترم قارئین کرام!

اللہ تعالٰی جل شانہ کے ہر کام میں بہت سی حکمتیں ہوتی ہیں۔ جس کا میں نے خود بھی جیل کی کال کوٹھڑیوں اور تاریکیوں میں مشاہدہ کرلیا ہے۔

بات یہاں سے شروع کرتا ہوں کہ بہت سی چیزیں ایسی ہیں جو آزاد فضاؤں میں انسان سیکھ نہیں سکتے، بلکہ اللہ تعالٰی جل شانہ انسان کو جیل میں پہنچا کر بہت سی چیزیں سکھا اور سمجھا دیتے ہیں۔

اللہ تعالیٰ جل شانہ ہر مسلمان کی جیلوں سے حفاظت فرمائے۔لیکن جب اللہ تعالیٰ جل شانہ کسی انسان کے حق میں جیل جانے کا فیصلہ فرمادیتا ہے،تو اس میں بھی اللہ تعالیٰ جل شانہ کی بہت سی حکمتیں ضرور ہوتی ہے۔

اسی طرح اللہ تعالیٰ جل شانہ نے جب میرے بارے میں جیل جانے کا فیصلہ فرمایا تو مجھے سمجھ نہیں آرہا تھا کہ میں جیل کیوں گیا۔لیکن 33 مہینے سیدہ حضرت عائشہ صدیقہؓ کے دوپٹے کے تحفظ اور صحابہ کرامؓ کے ناموس کے دفاع کے لئے جیل کی کال کوٹھڑیوں اور تنہایوں میں وقت گزار کر اللہ تعالیٰ جل شانہ نے مجھے بہت سی چیزیں سکھادیئے۔اُن میں سے ایک چیز میں نے یہ سیکھ لی کہ مسلمانوں کے ایمان کا تحفظ حضور اکرم ﷺ کی سنت زندگی اپنانے ہی میں مضمر ہے۔تب میرے ذہن میں آیا کہ بیشک اللہ تعالیٰ جل شانہ کے ہر کام میں بہت سی حکمتیں ہوا کرتی ہیں۔اور میں یہ سمجھ گیا کہ ہمارے اسلافؒ کی بہت ساری میراث جیل میں ہی مل جایا کرتی ہے۔

اور میں نے جیل کی کال کوٹھریوں میں یہ عزم کیا کہ اگر اللہ تعالیٰ جل شانہ نے مجھے رہائی نصیب فرمائی تو میں باہر جا کر خود بھی حضور اکرم ﷺ کی سنت زندگی اپنانے کی کوشش کروں گا اور ہر مسلمان تک یہ پیغام پہنچا کر رہوں گا۔اور الحمد اللہ میں نے باہر آ کر خود بھی سنت زندگی اپنانے کی کوشش شروع کی اور دوسرے مسلمانوں پر بھی محنت کا سلسلہ شروع کیا۔

جیل میں جو چیزیں اللہ تعالیٰ جل شانہ نے مجھے سکھادیئے،میں چاہتا ہو کہ اُن میں سے ایک چیز اپنے محترم دینی مدارس کے استاذۂ کرام تک بھی پہنچادو۔

وہ ایک چیز اور اہم سبق یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ جل شانہ نے مجھے یہ سمجھایا اور سکھایا کہ عموماً اُمت مسلمہ اور خصوصاً ہماری نئی نسل کے ایمان کی بقاء حضورﷺ کی پیاری زندگی اپنانے ہی میں مضمر ہے۔

اسی حوالے سے میرے دینی مدارس کے محترم اساتذۂ کرام سے یہ بات عرض کرتا ہوں اور

ان سے یہ گذارش کرتا ہوں ہے کہ مدارس کے نصاب میں سنت زندگی پر مشتمل ایک کتاب با قاعدہ شامل کر کے ابتداء ہی سے بچوں کو پڑھا کر ان بچوں کو اس پر عملی طور پر مشق کرا کر اس پر عمل کرانے کی کوشش کا سلسلہ شروع کیا جائے، تا کہ بچپن ہی سے ہماری نئی نسل کی زندگیاں حضور اکرم ﷺ کی سنت طریقوں سے مزین ہو جائے، اور ہماری نئی نسل سنت کے رنگ میں رنگ جائیں، اور بچپن ہی سے حضور اکرم ﷺ کی سنت زندگی ان بچوں کی عادت بن جائیں۔ اور بچپن ہی سے بچوں پر اتنی محنت کریں کہ وہ خود بخود حضور اکرم ﷺ کی زندگی اپنانے سے محبت اور غیروں کے طریقے اپنانے سے نفرت کرنے لگ جائیں۔

میرے محترم استاذۂ کرام!

اگر ہم تاریخ کا مطالعہ کریں تو ہمیں معلوم ہو جائے گا کہ ہمارے اسلافؒ اور ہمارے اکابرینؒ کو اللہ تعالیٰ جل شانہ نے جو اتنی عزت اور مقام و مرتبہ عطا فرمایا اور آج ان حضرات کو دنیا جس عزت اور قدر کی نگاہ سے دیکھتے ہیں، اور ان حضرات نے جو اتنے مختصر وقت میں دین اسلام کے لئے اتنی زیادہ خدمات سرانجام دیئے ہیں اُن میں ایک بڑی خوبی اور کمال یہ تھی کہ ان حضرات کی ساری زندگی سنت طریقوں کے مطابق تھی۔

قابلِ افسوس.....!

میرے محترم استاذۂ کرام!

ایک چیز جو ہم نے دینی مدارس میں چھوڑ رکھی ہے، وہ ہے حضور اکرم ﷺ کی سنت زندگی اپنانے کی عملی مشق..... عملی مشق..... اور عملی مشق.....

جس کی وجہ سے آج مدارس سے دورۂ حدیث پڑھ کر فارغ التحصیل ہو کر نکلنے والے فضلاء کرام کی زندگیوں پر اگر آپ نظر دوڑاؤں گے تو آپ کو ان کے سروں پر سنت کے خلاف اور

انگریزوں کے طریقوں پر بال رکھے ہوئے نظر آئیں گے۔ان کے لباس پر نظر ڈالو گے تو ان کا لباس سنت طریقوں کے خلاف نظر آئے گا۔ان کے پائنچے ٹخنوں سے نیچے نظر آئے گی۔غرض یہ کہ ان کا کھانا پینا، چلنا پھرنا وغیرہ اکثر چیزیں سنت طریقوں کے خلاف نظر آئیں گے۔

اس پر ایک افسوس ناک واقعہ ملاحظہ فرمائیں!

ایک دن عید کے موقعہ پر میں اپنے ایک دوست (جوکہ مولوی صاحب ہے) کے پاس ملاقات کے لئے گیا، کچھ دیر کے بعد مولوی صاحب کا ایک چھوٹا بچہ (جو تقریباً آٹھ سال کا تھا) آگیا، میرے ساتھ مصافحہ کیا۔میں نے دیکھا کہ اس بچے کے جسم پر انگریزوں کا لباس (پینٹ شرٹ تھی) اور اس کے بال انگریزوں کے طریقے پر بنائے گئے تھے،یعنی وہ بچہ بالکل انگریزوں کی طرح لگ رہا تھا۔

میں نے مولوی صاحب سے پوچھا:مولانا صاحب!یہ آپ کے بچے نے انگریزی لباس پہنی ہے اور اس کے سر کے بال انگریزوں کی طرح بنائے ہے؟ کچھ تو اللہ تعالیٰ کا خوف کرو۔

مولانا صاحب نے کہا:کوئی بات نہیں ہے۔بچہ ہے۔

ایک مولوی صاحب کی زبان سے یہ الفاظ (کوئی بات نہیں ہے.....بچہ ہے) سن کر میں نے بے اختیار کہا:انّاللّٰہ و انّا الیہ راجعون:

میں نے کہا:مولانا صاحب!یہ آپ کیا کہہ رہے ہوں؟ کہ کوئی بات نہیں ہے۔

میں نے کہا:مولوی صاحب!اپنے بچے کو اللہ تعالیٰ جل شانہ اور حضور اکرم ﷺ کے دشمنوں کی طرح لباس پہنا کر اور اس کے سر کے بال انگریزوں کی طرح بنا کر بہت بڑی بات ہے۔ذرا سوچ لیں!

میں نے مزید کہا:مولوی صاحب!جب بچپن سے ہمارے بچوں کے لباس اور بال وغیرہ

سنت طریقوں کے خلاف ہم بنائیں گے، اور ہم اُمید رکھے کہ یہ بچے بڑے ہو کر حضرت جنید بغدادیؒ اور حضرت شیخ عبدالقادر جیلانی صاحبؒ بن جائیں گے، یہ ناممکن ہے۔ کیونکہ یہ چیز ان بچوں کے دماغوں پر اثر کرتی ہے۔

مولانا صاحب نے کہا: قریشی صاحب! اب بات سمجھ میں آگئی، آپ نے بالکل درست اور صحیح فرمایا۔ میں آپ کی بات سے اتفاق کرتا ہوں، اور میں اپنی بات پر معذرت چاہتا ہوں۔

پھر میں سوچ و بچار میں پڑھ گیا، اور میں اس نتیجے پر پہنچا کہ: یہ اس مولوی صاحب بیچارے کا قصور نہیں ہے بلکہ جس مدرسے میں اس نے پڑھا ہے اور جہاں سے اس کی فراغت ہوئی ہے یہ اُن کا قصور ہے جنہوں نے اس مولوی کی ذہن پر (جب یہ پڑھ رہا تھا) محنت نہیں کی تھی، جس کا یہ نتیجہ نکلنا لازمی امر تھا۔

میرے محترم استاذۂ کرام!

میں مانتا ہوں کہ صحاح ستہ کتب میں حضور اکرم ﷺ کی ساری زندگی ان علماء کرام کی نظروں سے گزر جاتی ہیں اور وہ یہ ساری چیزیں پڑھ لیتے ہیں، لیکن.... باقاعدہ عملی طور پر ان سے مشق نہ کرانے اور حضور اکرم ﷺ کی زندگی اپنانے کی فضیلت نہ سنانے کی وجہ سے ان کی زندگی سنت طریقوں سے خالی ہوتی ہے۔

عام طور پر سال کے شروع میں مدارس میں یہ شرط عائد کیا جاتا ہے کہ ہر طالب علم نے اپنے سر کے بال منڈوانے ہیں یا مشین کرانے ہیں، پھر مدرسہ میں داخلہ دیا جائے۔ مدرسہ میں داخلہ ملنے کی وجہ سے طلباء کرام مجبوری کی وجہ سے اس پر عمل تو کر لیتے ہیں، لیکن یہ چیز عارضی ہوتی ہے۔

اور ایک طریقہ یہ ہے کہ طلباء کرام کے دلوں میں حضور اکرم ﷺ کی زندگی اپنانے کی محبت اور غیروں کے طریقے اپنانے سے نفرت پیدا کرانا۔ اور اصل فائدہ مند چیز یہ ہوتی ہے۔

جب آپ طلباء کرام کے دلوں میں حضور اکرم ﷺ کی زندگی اپنانے کی محبت اور غیروں کے طریقے اپنانے سے نفرت پیدا کرنے کی محنت فرمائیں گے تو طلباء کرام شوق اور محبت سے حضور اکرم ﷺ کی سنتوں پر عمل کرنے والے بن جائیں گے۔ اس پر میں آپ حضرات کے سامنے ایک مثال پیش کرتا ہوں، تاکہ بات ذہن میں اُتر جائے۔

ایک مرتبہ ہمارے محلے کے جامع مسجد کے امام نے نماز جمعہ کے لئے خطبہ دیا، خطبہ سے فارغ ہوئے تو مقتدیوں سے فرمایا: صفیں سیدھی فرمالیں۔ مقدی حضرات صفیں سیدھی کررہے تھے کہ اچانک مولوی صاحب نے مقتدیوں پر نظر دوڑائی اور غصہ فرمایا۔ اور کہا: تم لوگوں کو شرم نہیں آتی کہ بغیر ٹوپی کے نماز پڑھتے ہو، آئندہ کے لئے کوئی مقتدی بغیر ٹوپی کے نماز کے لئے نہ آئے۔

نماز کے بعد میں نے مولوی صاحب سے کہا: مولانا صاحب! آپ پہلے ان لوگوں پر محنت کرے، ٹوپی پہننے کے فضائل سنائیں اوران کو یہ بتادے کہ ٹوپی پہننا حضور اکرم ﷺ کی سنت ہے، اور سنت پر عمل کرنے کی فضیلتیں ان کو سناؤ۔

جب آپ ان پر محنت کریں گے اوران کو سنت پر عمل کرنے کی فضیلتیں سنائیں گے تو یہ لوگ خودبخود محبت اور شوق سے ٹوپی پہننے کے لئے تیار ہو جائیں گے۔

لہذا میری درخوست ہے کہ دینی مدارس کے اساتذہ کرام اپنی مدارس میں ابتداء ہی سے بچوں کو سنت زندگی اپنانے کے فضائل سنا کر اوران سے..... عملی مشق..... کروا کر ان کو سنت زندگی میں رنگنے کی کوشش شروع کریں۔ اس میں ہی ہمارے نئ نسل کے ایمان کی بقاء ہے۔

میرے محترم استاذۂ کرام!

حضور اکرم ﷺ کی سنت زندگی کے بارے میں علماء کرام نے بہت ساری کتب لکھی ہے۔ البتہ اللہ تعالیٰ جل شانہ کے فضل وکرم اور توفیق سے میں نے بھی اپنے اسلاف ؒ کی کتابوں کا مطالعہ کیا

اور اُن سے بہت قیمتی قیمتی مواد لے کر دو جلدوں پر مشتمل کتاب.....

پیارے نبی ﷺ کی پیاری زندگی اپنائیں

کی صورت میں پی ڈی الیف (PDF) میں تیار کی ہے۔ اگر مدارس کے اساتذہ کرام اس کا مطالعہ فرمائیں گے تو اس سے بہت استفادہ حاصل کر سکتے ہیں۔ اور اس کتاب میں سنت زندگی اپنانے، اور دوسروں کو یہ کورس پڑھانے کے طریقے بھی میں نے لکھ دیئے ہیں۔

اساتذہ کرام اس کا مطالعہ فرما کر سنت زندگی اپنانے کی کورس کو اپنے مدرسہ کے ہر کلاس میں اور مساجد کے آئمہ کرام اپنی مساجد میں اور گھروں کے سرپرست حضرات اپنی گھروں میں شروع کرائیں تو بہت زیادہ فائدہ ہوگا۔

اور عوام الناس سے درخواست ہے کہ ہر مسلمان یہ کتاب اپنے مسجد کے امام صاحب کو پہنچا کر اُن کو ترغیب دے کہ مسجد میں اپنے محلّہ کے مسلمانوں کے لئے یہ کورس شروع کرائیں۔

نوٹ

پی ڈی الیف میں یہ کتاب جس ساتھی کو ضرورت ہوں وہ مجھ سے پرسنل نمبر پر رابطہ کر کے مفت وصول کر سکتے ہیں۔

مولانا محبّ اللہ قریشی

واٹسپ نمبر.....0312:8298496